# 49867-ایام بیض اور شعبان کے مہینہ میں روزے رکھنے کی ترغیب

## سوال

الحمدللہ مجھے ہر مہینہ ایام بیض (چاند کی تیرہ چودہ پندرہ تاریخ) کے روزے رکھنے کی عادت ہے، لیکن اس ماہ میں نے روزے نہیں رکھے اور جب میں نے روزے رکھنے چاہے تو مجھے یہ کہا گیا کہ یہ جائز نہیں بلکہ یہ بدعت ہے، (میں نے ماہ کے پہلے سوموار کا روزہ رکھا اور پھر انیس شعبان بروز بدھ کا بھی روزہ رکھا ہے اور اللہ کے حکم سے کل جمعرات کا بھی روزہ رکھنا ہے تو اس طرح میرے تین روزے ہوجائیں گے) لھذا اس کا حکم کیا ہے؟ اور شعبان کے مہینہ میں کثرت سے روزے رکھنے کا حکم کیا ہے؟

## پسندیدہ جواب

اول:

اللہ سبحانہ وتعالی نے بغیر علم کے کوئی بات کہنی حرام قرار دی ہے اور اسے شرک اور کبیرہ گناہوں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے.

فرمان باری تعالی ہے:

{کہہ دیجیے کہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک ٹھراؤ جس کی اللہ تعالی نے کوئی سند نہیں اتاری اور اس بات کو کہ تم اللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات لگادو جس کو تم نہیں جانتے} الاعراف (33)

اور سوال میں جو یہ ذکر ہوا ہے کہ بعض لوگوں نے مذکورہ صورت میں شعبان کے روزے رکھنے کو بدعت قرار دیا ہے یہ بھی اللہ تعالی پر بغیر علم کے بات کہی گئی ہے.

دوم:

ہر ماہ میں تین روزے رکھنا مستحب ہیں، اور افضل یہ ہے کہ یہ روزے ایام بیض جو کہ تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کے بنتے ہیں رکھے جائیں.

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: میرے دلی دوست نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی کہ موت تک میں انہیں ترک نہ کروں، ہر ماہ کے تین روزے اور چاشت کی نماز اور سونے سے قبل وتر ادا کرنے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (1124) صحیح مسلم حدیث نمبر (721)

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ نے مجھے فرمایا:

"تیرے لیے ہر ماہ کے تین روزے رکھنا کافی ہے، کیونکہ تجھے ہر نیکی کا دس گنا اجر ملے گا تو اس طرح یہ سارے سال کے روزے ہونگے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1874) صحیح مسلم حدیث نمبر (1159)

اور ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

"اگر تم مہینہ میں کوئی روزہ رکھنا چاہتے ہو تو تیرہ چودہ پندرہ کا روزہ رکھو"

سنن ترمذي حدیث نمبر (761) سنن نسائی حدیث نمبر (2424) امام ترمذي نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (947) میں اس کی موافقت کی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ سوال کیا گیا :

حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کو ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی، لھذا یہ روزے کب رکھے جائیں ؟ اور کیا یہ مسلسل رکھنے ہونگے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یہ تین روزے مسلسل رکھنے بھی جائز ہیں اور علیحدہ علیحدہ بھی، اور یہ بھی جائز ہے کہ مہینہ کی ابتدا میں رکھ لیے جائیں یا درمیان میں اور مہینہ کے آخر میں بھی رکھے جاسکتے ہیں، اس میں وسعت ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعیین نہیں فرمائی.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا سے پوچھا گیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین ایام کے روزے رکھتے تھے ؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا کہنے لگیں جی ہاں، ان سے کہا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ کے کس حصہ میں روزے رکھتے تھے ؟ وہ کہنے لگیں انہیں اس کی پرواہ نہیں تھی کہ مہینہ کے کس حصہ میں روزے رکھیں. صحیح مسلم حدیث نمبر (1160)

لیکن تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنا افضل ہیں کیونکہ یہ ایام بیض ہیں ( یعنی ان ایام میں چاند مکمل ہوتا ہے ).

دیکھیں : مجموع فتاوي الشیخ ابن عثیمین (20/ سوال نمبر 376)

جس نے بھی آپ کو اس مہینہ ( شعبان ) میں روزے رکھنے سے منع کیا ہے ہوسکتا ہے اس نے اس لیے کہا ہو کہ اسے یہ علم ہوا ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف شعبان ہونے پر روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے.

اس ممانعت کے متعلق سوال نمبر (49884) کے جواب میں تفصیل سے بیان ہوچکا ہے کہ یہ ممانعت اس شخص کے متعلق ہے جو نصف شعبان کے بعد روزے رکھنے کی ابتدا کرتا ہے اور روزہ رکھنا اس کی عادت نہیں.

لیکن جو شخص شعبان کی ابتدا میں روزے رکھنے شروع کرے اور پھر نصف شعبان کے بعد بھی روزے رکھتا رہے یا پھر روزہ رکھنے کی عادت ہو تو نصف شعبان کے بعد اس کے روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں، مثلا اگر کسی شخص کی ہر ماہ تین روزے رکھنے کی عادت ہے یا پھر سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنے کی عادت ہو.

تو اس بنا پر شعبان میں آپ کا تین روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں، حتی کہ اگر کچھ روزے شعبان کے نصف کے بعد بھی ہوں تو صحیح ہے.

چہارم :

شعبان کے مہینہ میں کثرت سے روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہنا شروع کر دیتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اب روزے نہیں چھوڑیں گے، اور روزے نہ رکھتے حتی کہ ہم یہ کہنے لگتیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزے نہیں رکھیں گے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور ماہ کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور میں نے شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ میں انہیں کثرت سے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا.

صحیح بخاری حدیث نمبر (1868) صحیح مسلم حدیث نمبر (1156)

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی نے انہیں بیان کیا کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی اور ماہ میں روزے نہیں رکھتے تھے نبی کریم صلی اللہ پورے شعبان کے ہی روزے رکھتے اور کہا کرتے تھے جتنی تم طاقت رکھتے ہو اتنا کام کرو، اس لیے کہ اللہ تعالی اس وقت تک اجر و ثواب ختم نہیں کرتا جب تک تم اکتا نہ جاؤ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پسندیدہ نماز تھی جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ کم ہی ہو، اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے تھے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (1869) صحیح مسلم حدیث نمبر (782)

آپ سوال نمبر (49884) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں جس کی طرف ابھی کچھ دیر قبل اشارہ بھی کیا گیا تھا.

واللہ اعلم.